اللہ تعالیٰ کی صفت السلام کی پُرمعارف تشریح اور سلامتی کو رواج دینے کی تلقین

مومن سے مرنے کے بعد دارالسلام کا وعدہ کیا گیا ہے جو امن کی جگہ ہے

ہر احمدی کو آپس کے تعلقات میں محبت و پیار اور سلامتی کے پیغام کو پہنچانے والا بننا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مئی 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مئی 2007ء کے آغاز میں سورۃ المائدہ کی آیت 17 تلاوت فرمائی اور گزشتہ خطبہ جمعہ کے مضمون اللہ تعالیٰ کی صفت السلام کی پرمعارف تشریح کا سلسلہ جاری رکھا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یقیناً خدا تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اور صرف دین حق ہی ہے کیونکہ اب یہی دین ہے جو اپنے کامل ہونے کے لحاظ سے دنیا میں سلامتی پھیلانے والا ہے۔ پس اس دین کو چھوڑ کر کسی دوسرے دین میں کس طرح سلامتی اور سکون مل سکتا ہے اور پھر یہ بھی اعلان فرمایا کہ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ہے۔ یہ وہ دین ہے جس میں تمام قسم کے احکام بیان کر دیئے گئے ہیں، تمام قسم کی نعمتیں اور تمام علمی خزانے اس میں جمع کر دیئے گئے ہیں اور جس میں پوری دنیا کی سلامتی اور امن کی ضمانت دے دی گئی ہے۔ پس اگر اپنے گھروں اور تمام دنیا میں سلامتی، پیار اور محبت کی خوشبو پھیلانا چاہتے ہو تو اسے اختیار کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک مومن جو اس بات پر قائم ہے کہ مرنے کے بعد بھی ایک زندگی ہے اور مجھے کوشش کرنی چاہئے کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے جس زندگی کا وعدہ فرمایا ہے، جس دارالسلام کا مجھے راستہ دکھایا ہے اس کے حصول کیلئے اپنا ظاہر و باطن ایک کروں اور جیسا کہ مجھے حکم ہے، اپنے بھائی کو سلامتی کے جذبات پہنچاؤں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا مورد بنتے ہوئے صراط مستقیم پر چلنے والا بنوں۔ پس جب اس سوچ کے ساتھ ایک مومن کوشش کرتا ہے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ معاشرے میں اس سے کوئی نقصان اٹھانے والا ہو، بلکہ یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ایسے شخص سے کوئی دوسرا بے فیض رہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب کسی کے گھر میں داخل ہونے لگو تو حکم ہے کہ داخل ہونے سے پہلے بلند آواز سے سلام کہو اور اگر تین دفعہ سلام کہنے پر بھی جواب نہ ملے تو بغیر برا منائے واپس آ جاؤ۔ سلام پہنچانے کا طریق اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایک دوسرے کیلئے سلامتی طلب کی جائے اور سلامتی کے معانی بھی یہ ہیں کہ آفات سے بچنا۔ پس یہ سلام کا رواج دونوں کو یعنی سلام دینے والے کو اور گھر والوں کو بہت سی آفتوں اور مشکلات سے بچا لیتا ہے۔ آنحضرت ﷺ سلام کر کے اطلاع دینے پر بہت پابندی فرمایا کرتے تھے۔ حضور انور نے قرآن و حدیث کی روشنی میں سلام دینے کے رواج کے نتیجے میں ہونے والی برکات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ والدین کی بھی ذمہ داری ہے کہ اپنے اندر سلامتی کے پیغام کو رائج کریں تا کہ ان کی اولادیں بھی نیکی اور تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے سلامتی کا پیغام پہنچانے والی ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ کی سلامتی کا وارث بننے کیلئے بچوں میں بھی سلام کی عادت ڈالیں۔ صحابہؓ کو اس بات کا ادراک ہونے کے بعد کہ سلام کتنی عظیم چیز ہے، اس کی اتنی عادت پڑی ہوئی تھی کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ راہ چلتے ہوئے جب راستے میں کوئی درخت حائل ہو جاتا تو جب دوبارہ ہم آپس میں ملتے تو ایک دوسرے کو سلام کہتے تھے اور دوسرے اس بات کے بھی بھوکے رہتے تھے کہ کسی بھی طرح اللہ تعالیٰ کی سلامتی کے پیغام سے فیض پا سکیں۔ اور اس طرح سے اپنی دنیا و آخرت کو سنوارنے والے بن جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے دینی تعلیمات کو اپنے رفقاء میں رائج فرمایا اور وہ لوگوں میں سلامتی کا پیغام پہنچانے اور سلامتی پھیلانے میں بہت کوشاں رہتے تھے، حضور انور نے واقعات کی شکل میں اس کی چند مثالیں بیان فرمائیں۔ اس ضمن میں حضور انور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کے سلام میں پہل کرنے کا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ یہ تھے وہ عظیم لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی صحبت پائی اور سلامتی بکھیرنے والے بنے۔ فرمایا کہ آنحضرتؐ سلام کو رواج دینے اور اس کی برکات کی طرف توجہ دلانے اور سلامتی سے بھری ہوئی مجالس کے قیام کیلئے بہت ہی پیارے طریق اور انداز سے توجہ دلایا کرتے تھے۔ حضور انور نے احادیث سے اس کی چند مثالیں بیان کیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم سلام کو پھیلاؤ، اس سے تم سلامتی میں آ جاؤ گے اور پھر آپؐ نے فرمایا کہ سلام کو پھیلاؤ تا کہ تم غلبہ پا جاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ سلام کو پھیلانے سے آپس میں محبت کے تعلقات بڑھیں گے اور یہ محبت کے تعلقات پھر جماعتی تعلق پیدا کریں گے اور یہ جماعتی قوت اور مضبوطی ہی ہے جس سے پھر غلبہ کے سامان پیدا ہوں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ غور کرنا چاہئے اور ہر احمدی کو اپنے گھروں میں اور آپس کے تعلقات میں بھی زیادہ سے زیادہ محبت و پیار اور سلامتی کے پیغام کو پہنچانے والا بننا چاہئے۔ پس ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر پہلے سے زیادہ جھکتے ہوئے ان کامیابیوں کو نزدیک تر لانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور نے ایم ٹی اے کے عربی پروگراموں کے متعلق بعض کارروائیوں کا ذکر کر کے دعا کی تلقین فرمائی۔